E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : **6.6 Pedagogy of Urdu**

Module Name/Title : **Nazam aur Ghazal ki Tadrees**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr. Reyaz Ahmed
PRODUCER	Mir Hashmath Ali

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

6. اعادہ:۔ اعادہ سے مراد دہرانا ہے۔طلباء کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے بعد معلم ایک بار پھر سبق کے اہم نکات کو طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس طرح اپنی تدریس کو انجام تک پہنچاتا ہے۔

7. گھر کا کام:۔طلباء کی ذہنی اور تحریری صلاحیت کو فروغ دینے کی لیے معلم کو چاہئے کہ طلباء کو مناسب مقدار میں گھر کا کام دیں۔ ماہرین تعلیم کے مطابق گھر کا کام ایسی نوعیت کا ہونا چاہئے جسے کہ بچہ خود سے کر سکے اسے کسی کی مدد لینے کی ضرورت نہ ہو اور دوسری بات گھر کا کام مقدار میں اتنا ہونا چاہئے کہ طالب علم دس سے بیس منٹ کے اندر اسے پورا کر سکے جس سے کہ اس کے اوپر بے جا دباؤ نہ پڑے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) تدریس نثر کے مختلف مراحل کو سمجھائیے؟

6.6 تدریس نظم۔ مختلف مراحل:۔

انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ وہ موسیقی اور نغمے سے دلچسپی رکھتا ہے۔ کچھ باتیں جو اگر نثر میں تحریر کی جائیں اتنی موثر نہیں ہوتی ہیں جتنی کہ نظم میں بیان کرنے سے ہوتی ہیں۔ چونکہ نظم میں آہنگ کے ساتھ ساتھ موسیقی بھی موجود ہوتی ہے اس لیے یہ کانوں کو بھلی بھی لگتی ہے۔ نظم ذہن میں شگفتگی پیدا کرتی ہے۔ اشعار کا برمحل استعمال ذوق سلیم کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ نظم کی تدریس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی زیادہ ہے کہ یہ تہذیب وتمدن کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دیگر علوم ہماری معلومات میں اضافہ کرتے ہیں لیکن نظمیں ہمارے تخیل کی دنیاء آباد کرتی ہیں۔ اس سے ہمارے جذبات اور احساسات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ نظم کی متعدد شکلیں ہیں۔ یہ کبھی بیانیہ ہوتی ہے تو کبھی غزل بن جاتی ہے۔ کہیں رباعی اور کہیں قطعہ کی شکل میں پھیل جاتی ہے۔ کبھی قصیدہ بنتی ہے تو کبھی مرثیہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

ابتدائی جماعتوں میں نظم کی تدریس کا ایک خاص مقصد بچوں کے حافظے کی تربیت اور لطف اندوزی ہے۔ ایسی نظمیں نصاب میں شامل کی جاتی ہیں جو آسان ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہوں اور بہت جلد بچوں کو یاد ہو سکیں۔ ثانوی جماعتوں میں تدریس نظم کے ذریعے ذوق ادب کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ تشبیہات، استعارات، صنائع، بدائع، تلمیحات، اشارے وکنایئے، علائم، مجاز ومرسل ان تمام کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اخلاقی نظمیں بچوں کی تربیت میں معاون کردار ادا کرتی ہیں۔ بچوں میں خدا پرستی، رحم دلی، سچائی، دیانت داری، ایمان داری، ایثار وقربانی اور حب الوطنی کے جذبات کو فروغ دیا جاتا ہے۔ نظم کی تدریس میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ طلباء شاعر کے تخیل کو سمجھ سکیں اور اشعار سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت ان میں پیدا ہو سکے۔

ثانوی جماعتوں میں نظم کی تدریس کے وہی مراحل ہیں جو نثر کی تدریس کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اکثر ماہرین اخذ معنی اور تفہیمی سوالات کے بجائے نظم کی تدریس میں استحسان نظم، نظم کے اجمالی جائزہ اور تفصیلی جائزہ پر زور دیتے ہیں۔ تدریس نظم کے مختلف مراحل کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1. ۔ مقاصد کا تعین:۔ مقاصد دو طرح کے ہوتے ہیں؛ عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد! عمومی مقاصد کا تعلق مکمل مضمون سے ہوتا ہے جب کہ خصوصی مقاصد کا تعلق سبق سے ہوتا ہے۔ تدریس شروع کرنے سے پہلے معلم کو چاہئے کہ اس سبق سے متعلق مطلوبہ مقاصد کی فہرست کا تعین کر لیں۔ مطلوبہ مقاصد کا تعین بالکل واضح الفاظ میں اس طرح ہونا چاہئے جس سے کہ تدریس کے اختتام پر اس کی حصولیابی کا تعین قدر کیا جا سکے۔ جیسے؛ سبق کی تدریس کے بعد طلباء۔۔۔۔ اس نظم کے مصنف کا نام بتا سکیں گے، اس نظم میں شامل مشکل الفاظ کے معنی بتا سکیں گے، نظم کا مکمل خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کر سکیں گے، نظم کے مرکزی خیال کی نشاندہی کر سکیں گے۔ وغیرہ، وغیرہ۔

2. تمہید:۔ طلباء کی سابقہ معلومات کا استعمال کرتے ہوئے سبق کے عنوان تک پہنچنا تمہید کہلاتا ہے۔ معلم کی ذمہ داری ہے کہ تمہید کے ذریعے طلباء کو ذہنی طور پر سبق کی جانب آمادہ کرے۔ تمہید کے لیے سوال و جواب کا طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تمہیدی سوالات کو اگر ترتیب کے ساتھ پوچھا

جائے تو طلباء بہت آسانی کے ساتھ نظم کے عنوان تک پہنچ جاتے ہیں۔اس سے طلباء ذہنی طور پر نظم کو پڑھنے کے لیے آمادہ ہوجاتے ہیں اور ان میں نظم کے تئیں تجسس بھی پیدا ہوجاتا ہے۔جیسے ہی معلم طلباء کے جوابات کے ذریعے سبق کے عنوان تک پہنچتا ہے تمہید کا مرحلہ اسی وقت ختم ہوجاتا ہے۔ماہرین کے مطابق تدریس کے لیے متعین کل وقت کے ۱۰ فیصد وقت کا استعمال ہی تمہید کے لیے کرنا چاہئے۔مثال کے طور پر اگر تدریس کے لیے چالیس منٹ کا وقت ملتا ہے تو پہلے چار منٹ کا استعمال تمہید کے لیے کرنا چاہئے۔

3. موضوع کا اعلان:۔جب طلباء نظم کو پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ ہوجاتے ہیں تو معلم نظم کے موضوع کا علان کرتا ہے۔یہ ایک نفسیاتی لمحہ ہوتا ہے جس میں طالب علم نظم کے موضوع کی جانب دلچسپی کے ساتھ رجوع ہوجاتا ہے۔

4. موضوع کی اصطلاح اور تعریف:۔ موضوع کا اعلان کرنے کے بعد معلم طلبا کے تجسس میں مزید اضافہ کرنے کے یے یہاں پر موضوع سے متعلق چند بہترین جملوں کو طلباء کے سامنے بولتا ہے۔ان جملوں میں اس مخصوص صنف نظم،اس مخصوص شاعر یا مواد نظم کے تعلق سے اہم معلومات طلباء کے سامنے پیش کی جاتی ہیں جس سے کہ طلباء اس نظم کو پڑھنے کے لیے بےچین ہوجاتے ہیں۔

5. پیش کش:۔سبق کی تدریس کا یہ مرحلہ مکمل طور پر مواد متن پر محیط ہوتا ہے۔اس کے ضمن میں درج ذیل مراحل شامل ہوتے ہیں۔

الف:۔ معلم کی نمونے کی بلند خوانی:۔معلم نظم کے متن کو پیش کرنے کے لیے بلند آواز میں عبارت کی بلند خوانی کرتا ہے۔بلند خوانی کے دوران اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ معلم کا تلفظ درست ہو،لہجہ بہترین ہو،زبان میں میں روانی ہو اور روانی میں رموز واوقاف کا خیال رکھا جائے۔حروف کے صحیح اعراب اور صحیح لہجے کے ساتھ مصرعوں کی دائیگی ضروری ہے۔نظم اس انداز میں پڑھی جائے کی طلباء پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہوجائے۔نظم اگر طویل ہو تو علیحدہ علیحدہ بند سنائے جائیں،لیکن آخر میں پوری نظم ایک ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

ب:۔ طلباء کی تقلیدی بلند خوانی:۔معلم کی نمونے کی بلند خوانی کے بعد اگلا مرحلہ طلباء کی بلند خوانی کا ہوتا ہے۔اس میں معلم کسی ایک طالب علم سے بلند خوانی کرنے کو کہتا ہے۔طلباء کی بلند خوانی کے لیے ایک سے زیادہ طالب علم کو موقع دیا جاسکتا ہے۔طلباے کی بلند خوانی کے دوران معلم کو چاہئے کہ ایسے الفاظ جس پر طالب علم اٹکتا ہے،رکتا ہے یا اس کا غلط تلفظ کرتا ہے وہ اس کی تصحیح کرے اور ایسے الفاظ کی فہرست تختہ سیاہ پر بنائے۔

ج:۔ اخذ معنی:۔طلباء کی تقلیدی بلند خوانی کے دوران مشکل الفاظ کی جو فہرست تختہ سیاہ پر بنائی گئی ہے معلم اب طلباء کی شمولیت حاصل کرتے ہوئے اس کے معنی اخذ کروائیں گے۔معنی کا تعین عبارت کے سیاق وسباق کے مطابق کرنا چاہئے۔معلم معنی اخذ کروانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کرسکتے ہیں۔موضوع کے لحاظ سے الفاظ کے لغوی معنوں کے ساتھ ساتھ مرادی معنوں کی جانب بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے۔مترادف اور متضاد الفاظ کی مدد بھی لی جاسکتی ہے۔مرکب الفاظ کی تحلیل کے ذریعے،سابقے اور لاحقے لگا کر اور کبھی طلباء سے براہ راست معنی پوچھ کر بھی الفاظ کے معنی اخذ کرائے جاسکتے ہیں۔یہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو الفاظ کے معنی طلباء سے ہی اخذ کرائے جائیں۔

چ۔ نظم کا اجمالی جائزہ:۔نظم کے اجمالی جائزے سے لطف اندوزی کے ساتھ ساتھ استحسان نظم بھی ہوتا ہے۔اس کے لیے نظم کے مرکزی خیال کے پس منظر میں نظم کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے نظم میں پیش کیے گئے خیالات،واقعات،اور مناظر طلباء سے اخذ کرائے جاتے ہیں۔اس عمل میں میں طلباء کی مکمل شمولیت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

د:۔ طلباء کی خاموش خوانی:۔ اخذ معنی کے بعد طلباء کو خاموش مطالعہ کے لیے کہا جاتا ہے۔ خاموش مطالعہ کے ذریعے طلباء میں زود خوانی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ خاموش خوانی سے طلباء عبارت کے مفہوم کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس دوران معلم کمرہ جماعت میں گھوم گھوم کر طلباء کی نگرانی کرتے ہیں اور کمزور طالب علم کی مدد کرتے ہیں۔

ر:۔ تفہیمی سوالات:۔ معلم کی بلند خونی، طلباء کی بلند خوانی، اخذ معنی نظم کے اجمالی جائزہ اور خاموش خوانی کے بعد معلم کو چاہئے کہ وہ طلباء کی تفہیم عبارت کی جانچ کرنے کے لیے ان سے مواد متن پر مبنی ترتیب کے ساتھ سوالات پوچھیں۔ سوالات کی ترتیب ایسی ہونی چاہئے کہ عبارت میں موجود خیالات کا تسلسل اور ارتقاء کا اظہار ہو۔ اس دوران معلم کو چاہئے کہ وہ طلباء کے بتائے گئے جوابات کی تعمیر و تشکیل کرتے ہوئے اسے مکمل جملے میں تختہ سیاہ پر بالترتیب لکھیں۔ جوابات ایسے جملوں میں لکھنا چاہئے جس سے کہ یہ پتہ چلے کہ یہ کس سوال کا جواب ہے۔

س:۔ کمرہ جماعت کا کام:۔ اخذ معنی کے دوران تختہ سیاہ پر لکھے گئے الفاظ معنی اور تفہیمی سوالات کے جواب جو کہ تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے ہیں کا استعمال طلباء کے لیے کمرہ جماعت کے کام کے لیے کرنا ایک اچھا عمل ہے۔ معلم کو چاہئے کہ وہ طلباء سے کہے کہ تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے الفاظ معنی اور تفہیمی سوالات کے جواب کو اپنی کاپی میں لکھ لیں۔ جب طلباء کمرہ جماعت کا کام کر رہے ہوں گے اس وقت بھی معلم کمرہ جماعت میں گھوم گھوم کر نگرانی کریں گے اور کمزور طالب علم کی مدد کریں گے۔

ص:۔ نظم کا تفصیلی جائزہ اور تشریح:۔ نظم کی تدریس کا یہ مرحلہ معلم کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں معلم نظم کا مکمل خلاصہ بہت ہی مفصل، مکمل اور مجمل طریقے سے پیش کرتا ہے۔ اس دوران معلم کے ہاتھ میں کتاب نہیں ہوتی وہ جو کچھ بھی بولتا ہے برجستہ بولتا ہے۔ خوب صورت انداز، لب ولہجہ، بہترین منظر کشی اور حرکات وسکنات کے ذریعے معلم مکمل نظم کے مفہوم کو طلباء کے دل میں اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس وقت تمام طلبا کی نظر معلم پر ہوتی ہے اور وہ معلم کی قابلیت، لیاقت اور صلاحیت سے محذوذ ہوتے ہیں۔ نظم کے تفصیلی جائزے میں اشعار کی تفہیم، اس کا مرکزی خیال، تشبیہات و استعارات، تلمیحات کی وضاحت کرنا چاہئے۔ نظم کے ہر پہلو کی تشریح کی جائے جس سے کہ نظم کے تعلق سے طلباء میں کسی بھی طرح کی تشنگی باقی نہ رہے۔ اشعار کی تفہیم طلباء میں لطف اندوزی پیدا کرتی ہے۔ دراصل نظم کے الفاظ، تراکیب، رموز وعلائم محض الفاظ نہیں ہوتے ان کے پس منظر میں تصورات کی ایک دنیاء آباد ہوتی ہے اس لیے اس کی تفہیم لازمی ہے تاکہ طلباء نظم کو سمجھ کر اس سے لطف اندوز ہوسکیں اور استحسان نظم کا جذبہ ان میں پیدا ہوسکے۔

5. تعین قدر:۔ نظم کی تدریس کا یہ اختتامی مرحلہ ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ سبق کی تدریس کا پہلا مرحلہ سبق کے مطلوبہ مقاصد کا تعین کرنا ہے۔ معلم اپنی تمام تر تدریسی سرگرمیوں کے ذریعے انہیں مقاصد کی تکمیل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ تدریس کے آخری مرحلے میں معلم ان مقاصد کی حصولیابی کی جانچ کرتا ہے جسے تعین قدر کرنا کہتے ہیں۔ طلباء کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے لیے معلم طلباء سے سولات پوچھتا ہے۔ یہاں پر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تعین قدر کے سوالات براہ راست طور پر نظم کے مطلوبہ مقاصد کے عین مطابق ہونا چاہئے۔

6. اعادہ:۔ اعادہ سے مراد دہرانا ہے۔ طلباء کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے بعد معلم ایک بار پھر نظم کے اہم نکات کو طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس طرح اپنی تدریس کو انجام تک پہنچاتا ہے۔

7. گھر کا کام:۔ طلباء کی ذہنی اور تحریری صلاحیت کو فروغ دینے کی لیے معلم کو چاہئے کہ طلباء کو مناسب مقدار میں گھر کا کام دیں۔ ماہرین تعلیم کے مطابق گھر کا کام ایسی نوعیت کا ہونا چاہئے جسے کہ بچہ خود سے کر سکے، اسے کسی کی مدد لینے کی ضرورت نہ ہو۔ گھر کا کام مقدار میں اتنا ہونا چاہئے کہ طالب علم دس سے بیس منٹ کے اندر اسے پورا کر سکے جس سے کہ اس کے اوپر بیجا دباؤ نہ پڑے۔